89746-اخبارات میں ثقافتی مقابلہ کے انعامات کا حکم

سوال

پچھلے دنوں میں نے ایک اسلامی اخبار خریدا تو میں نے دیکھا کہ اس اخبار نے انعامی مقابلے کا اعلان کر رکھا ہے، اور میں اس کے جوابات دینے کی استطاعت رکھتا تھا، چنانچہ میں نے مقابلہ میں شرکت کر لی.

اگر میں مقابلہ میں کامیاب ہو جاؤں تو کیا میرے لیے انعام لینا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

مسلمان اس پر متفق ہیں کہ جوا اور
قماربازی شرعا حرام ہے، اور یہ لوگوں کا ناحق اور باطل طریقہ سے مال کھانا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب
اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام
ہیں، ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب
اور جوئے کے ذریعہ تمہارے آپس میں عداوت اور بغض پیدا کر دے اور تمہیں اللہ
تعالی کی یاد اور نماز سے روک دے تو اب بھی باز آجاؤ}.المآئدۃ(90).

اہل علم نے اسے کبیرہ گناہ میں شمار
کیا ہے.

دیکھیں : اعلام الموقعین (309/4)
اور الزواجر (328/2).

اس آیت کے سبب نزول کے متعلق ابن
عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں :

"جاہلیت میں آدمی اپنے مال اور اہل
وعیال پر شرط لگایا کرتے تھے، تو دونوں میں سے جو بھی اپنے مدمقابل سے جوا میں شرط
جیت جاتا تو وہ اس کا مال اور اہل وعیال لے جاتا تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل
فرمائی"

اسے طبری نے جامع البیان (369/2)
میں روایت کیا ہے.

اور یہاں سے علماء کرام نے مشہور
قاعدہ اور اصول وضع کیا جو قمار بازی اور جوے کے معنی کو متعین کرتا ہے علماء کا
کہنا ہے :

جوا اور قمار بازی یہ ہے کہ جس میں
داخل ہونے والا اگر نفع حاصل کرے تو حاصل کرنے والا بن جائے، یا پھر نقصان اٹھا کر
خسارہ پانے والا بن جائے.

دوسرے معنی میں یہ کہ : وہ کچھ مال دے
کر اس پر شرط رکھے یا تو وہ اس کا خسارہ پائے گا یا پھر مقابلہ میں اعلان کردہ مبلغ
اور رقم کو جیت جائیگا، مثلا لاٹری والے مقابلے.

اس بنا پر جوا اور قمار بازی اس وقت
ہوگی جب اس میں داخل ہونے والا کچھ رقم ادا کرے جو اس کے خسارہ اٹھانے کا پیش خیمہ
بھی ثابت ہوسکتا ہے، اور بعض اوقات اس مبلغ کو کئی نام دیے جاتے ہیں، اور یہ سب
نام اس کے حکم جوے اور قمازی کو کچھ تبدیل نہیں کرسکتے.

انہوں نے اسے شرکت کی فیس، یا انعامی
مقابلہ کے کوپن کی قیمت... وغیرہ نام دے رکھے ہیں اور یہ سب جوا ہے.

لیکن اگر مقابلہ میں شریک ہونے والا
کوئی شرکت کے بدلے کوئی پیسہ ادا نہیں کرتا تو یہ جوا شمار نہیں ہوگا، اور اس میں
شرکت کرنے میں کوئی حرج نہیں.

دوم :

اب اخبارات اور میگزین میں پیش کیے
جانے ثقافتی مقابلوں کو دیکھنا باقی ہے کہ آیا اسمیں شرکت کرنا اور انعام لینا جائز
ہے یا نہیں ؟

بعض علماء کرام اس مقابلہ کو بھی
حرام قرار دیتے ہیں.

شیخ ابن جبرین حفظہ اللہ سے درج ذیل
سوال کیا گیا :

اخبارات اور میگزین کی جانب سے پیش
کردہ انعامی مقابلہ میں شرکت کرنے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ کا جواب تھا :

"بلاشک وشبہ اخبارات و میگزین جو
انعام پیش کرتے ہیں اس میں ان کی اپنی مصلحت ہوتی ہے ، وہ یہ کہ اخبار اور میگزین کی
تعداد زیادہ کی جاسکے ، اور اسے لوگوں کے درمیان رائج کیا جائے تاکہ کمپنی انعام کی
مد میں خرچ کی جانے والی رقم سے بھی کئی گنا زیادہ کمائی کر سکے ، حالانکہ ان
اخبارات کو دوسرے اخبارات سے کوئی امتیاز حاصل نہیں ہوتا.

بلکہ ہوسکتا ہے اس اخبار میں دوسروں
کی بنسبت زیادہ شر وفساد اور پرفتن تصاویر اور غلط قسم کے کالم پائے جاتے ہوں ، تو
اخبار والے اسے ان انعامات کو پیش کر کے لوگوں کے درمیان رائج کرنا چاہتے ہیں.

اس بنا پر اس میں شرکت کرنا جائز
نہیں ، کیونکہ اس میں شرکت کرنے سے انہیں حوصلہ ملتا ہے ، اور ان کے اخبار کو تقویت
حاصل ہوتی ہے "

واللہ تعالی اعلم . انتہی.

دیکھیں : فتاوی البیوع سوال نمبر (43
).

ان انعامی مقابلوں کے متعلق سوال
نمبر (20993) کے جواب میں شیخ ابن باز
رحمہ اللہ کا فتوی نقل کیا جاچکا ہے آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے ان
انعامی مقابلوں کو دو شرطوں کے ساتھ جائز قرار دیا ہے :

پہلی شرط :

مقابلہ میں شرکت کرنے والا شخص سامان
یا اخبار اپنی ضرورت کی بنا پر خریدے ، لیکن اگر اسے اس کی خریداری کی کوئی ضرورت نہیں، لیکن صرف مقابلہ میں شریک ہونے کی بنا پر اس کی خریداری کرتا ہے تو پھر جائز نہیں، کیونکہ اس وقت یہ جوے کی ایک قسم بن جائیگی، وہ اس طرح کہ مقابلہ میں شرکت کرنے والا شخص اس مبلغ اور رقم سے جو اس نے اخبار کی قیمت کی مد میں ادا کی ہے انعام حاصل کرنے کے احتمال سے شرط لگا رہا ہے.

اس بنا پر اگر تو وہ اخبار پڑھنے کے
لیے نہیں، بلکہ کوپن کاٹنے کے لیے خرید رہا ہے ، یا پھر ایک سے زائد اخبار خریدتا ہے تو اس مقابلہ میں شرکت کرنا حرام اور جوے کی ایک قسم ہوگی.

دوسری شرط :

انعامی مقابلہ کی بنا پر سامان یا
اخبار کی قیمت میں اضافہ نہ کیا گیا ہو، اگر اخبار تین ریال کا تھا اور انعامی مقابلے کے بعد اس کی قیمت چار ریال کر دی گئی تو اسمیں شریک ہونا حرام ہے ، کیونکہ یہ زیادہ رقم مقابلہ کے بدلے میں ادا کی گئی ہے ، تو یہ بھی جوے کی ایک قسم ہے .

دیکھیں : اسئلۃ الباب المفتوح (1162
).

اس وجہ سے آپ کا اس مقابلہ میں شریک
ہونا جائز ہے کیونکہ آپ نے اخبار انعامی مقابلہ کی بنا پر نہیں خریدا، لیکن ایک شرط ہے کہ اخبار نے مقابلہ کی بنا پر قیمت میں اضافہ نہ کیا ہو.

واللہ اعلم.